R... B 102

سالانہ معہ محصول ڈاک پیشگی تین روپیہ۔ ششماہی معہ محصول ڈاک پیشگی ایک روپیہ بارہ آنہ

جلد ۶	بمبئی۔ دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۹ ہجری مطابق ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۱ عیسوی	نمبر ۲۶

مقدمۃ الجیش

خدا غریق رحمت کرے

اہل ہند کو جناب حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان صاحب دہلی کے انتقال پر ملال پر جسقدر رنج و حزن ہو کم ہے۔ جن حسرتوں کو اپنی گردش سے قوم پر جیب نہیں۔ اور خصوصاً ایسے باکمالوں ہوتو [illegible] میں کھٹکنے لگے حکیم صاحب مرحوم نے ہزارہا مریضوں کو [illegible] ۱۱ جولائی کو صبح کے ساڑھے سات بجے اس دار فانی سے دار بقا کیطرف انتقال کیا۔ افسوس ناامیدی خدا نے مسلمانان ہند کو ایسے مسیح زمان کو دنیا سے اٹھا لیا۔ خدا غریق رحمت کرے۔ اس خبر وحشت اثر کے آتے ہی مسلمانان بمبئی نے مسجد نواب [illegible] مین نماز جنازہ غائبانہ ادا کی۔ اور حکیم صاحب مرحوم کے حق مین دعا مغفرت کی۔ آپکے انتقال پر ملال پر اہل ہند جسقدر رنج و افسوس کرین کم ہے۔

ہزار آفرین ہے

اگرچہ ہندوستان کے مسلمانون نے چندہ حجاز ریلوے مین شامل ہونیکا فخر فراخدلی سے حاصل نہین کیا۔ اور کسیکو ایسی امید تھی کہ اعلیحضرت سلطان المعظم کو اپنا خلیفہ برحق ماننے والے اور انکے حکم پر جان دینے والے ہندوستانی مسلمان ایسے نیک کام مین اسقدر کم ہمتی کرینگے۔ کیونکہ ذرا ذراسی بات پر یہان ہزارون روپیہ کا چندہ جمع ہوجاتا ہے لیکن خدا کا فضل ہے کہ چندہ مین آئے دن ایسی ترقی ہورہی ہے کہ اعدا اسلام کے دل آتش حسد سے جلکر خاک سیاہ ہوگئے ہونگے۔ گذشتہ ہفتہ ہم لکھ چکے ہین کہ اس چندہ کی تعداد ڈھائی کروڑ پیاسٹر تک پہونچ گئی ہے۔ اس کام مین روس کے مسلمانون نے بہت بڑا حصہ لیا۔ اے مسلمانان ہند افسوس ہے تمہاری حالتون پر۔ حالانکہ مسلمانان روس کو اسقدر مذہبی آزادی حاصل نہین ہے جتنی کہ ہندوستان مین تمکو حاصل ہے۔ مگر

اصل تو یہ ہے

کہ این سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ جسکی قسمت مین ثواب اخروی لکھا ہوا ہے وہی اس مین حصہ لیگا۔ بدنصیبون کی ایسی کہان قسمت جو ایسے نیک کام مین شریک ہون۔ ایک ہفتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حکام ولایت آئیدین نے ایک لاکھ ۹۰ ہزار پیاسٹر قربانی کی کھالون کی فروخت سے وصول کرکے حجاز ریلوے کمیشن کے پاس بھیجا ہے۔ یہان سے پہلے ہی ایک قسط اس مد کی روانہ ہوئی تھی۔ مکہ معظمہ مین بھی ایکہزار ترکی پونڈ ذبیحہ کی کھالونکی فروخت سے جمع ہوا ہے۔ اور دیگر اضلاع مین بھی یہ مد کھول دیگئی ہے۔ اس صورت سے ہزارون روپے جمع ہوگئے ہین۔ کیا اچھا ہو اگر ہندوستان کے مسلمان بھی اس امر کی طرف توجہ کرتے کیونکہ اس صورت مین یہان بھی ہزارون روپے وصول ہوسکتے ہین۔

رسی جل گئی پر بل نہین گیا

مسٹر کروگر نے یورپ مین طاقتون کے جوڑنے مین
رہی گورنمنٹ نے پہیز مانی کر دی اور جبتک خود
ہم باقی رہا خوب خوب داد شجاعت دی ۔ مگر
جب بیچارے بہادرون سے اون سے چین کھو یا اور
ثابت کر دیا کہ برٹش گورنمنٹ بہ تسر پر خاش ہونا شیر
کے منہ مین دستی ہوناہے تو لگے بغلین جھانکنے ۔ دول
یورپ کی معاونت کا جو خیال آگیا تو یورپ کی ہوا
کھانیکی ٹھہرائی ۔ یون تو یہ جہان گئے انکی خوب آؤ
آؤ بھگت ہوئی ۔ رعایا نے ان کے جنون آزادی کی
بڑھ بڑھکر داد دی مگر اس سے کیا ہوسکتا تھا گورنمنٹون
نے تو صاف جواب دیکر بابا تو جا تو تیرا کام تمہارے
سر پر آزادی کا جن سوار تھا اور سے برٹش بہادر ون
کی قدر دینے اوتار دیا ۔ سب حاضری شامت نے کیا
دکھا دیا ہے جو سفت کا جنجال مول لے لین ۔ ہمین اپنی
ہی سلطنت کی پیچیدگیون سے اسقدر فرصت کہان
جو دوسرون کے جھگڑے چکاتے رہین ۔ غرضکہ ہر جگہ
یہی جواب ملتا پایا گیا ۔ تو یہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئے ۔ اب
امسٹرڈم کی ایک پہاڑی پر بڑا خوشنما مکان بنا کر
پہاڑی کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھا رہے ہین ۔ لیکن
وہان بھی ڈچون کی ہمدردی کا خبط دماغ مین ابل رہا
ہے ۔ تعریف و تحسین کے ہزار ہا تار اور خطوط ان کے
پاس آتے ہین ۔ ڈچ گورنمنٹ نے ایک محکمہ اسی کام کے
لئے وقف کر دیا ہے کہ جہان لڑائی کے سامان مین
اور خرچ ہوتا ہے ۔ وہان این ہم بر سر علم مسٹر کروگر
رات کو فقیہے سرتے ہین اور عالم خواب مین ڈچون کو مرتا
ہے جو جو تا دماغ مین ٹہرتے ہین وقت کو ہوجا تا ہین تار کا
لباس پہنا دیا جاتا ہے ۔ یکتے مرگ کام ہو فارغ ہو کر ججین تہمد
بغل مین دابے کہیں ہو جاتے ہین ۔ ہمہ عالم خوابین سوچ کر صبح
اسے ہکلاوہ ہو کر لڑائی کے تمام نشیب و فراز سے مطلع کر دین ۔

فتح ڈچون ہی کو ہوگی

کیونکہ ہم حق بجانب ہین ۔ خیر اسپر ہمین بحث کرنیکی کوئی
ضرورت نہین ہے ۔ کیونکہ فتح جسکو ہوگی اوسکا عنقریب
حال معلوم ہو جائیگا ۔ لیکن ہم اس امر پر غور کرتے ہین
کہ اس خبط کا علاج بھی کوئی نہین ۔ بہت بڑے گہرے
غور و فکر کے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس خبط کا علاج
سوائے اسکے اور کوئی نہین کہ انکی جڑ بنیاد صفحہ ہستی
سے مٹا دیجائے ۔ کیونکہ انمین سے جب تک ایک متنفس
بھی باقی ہے وہ خود کو رستم کا نواسا ہی تصور کریگا
مسٹر کروگر فرماتے ہین کہ اگر اجل کا فرشتہ میری گردن
دبوچ لے ۔ اور جنرل ڈیویٹ انگریزون کے ازدہام
مین بھی پھنس جائین تو فتح فتح کرانا نقصان بھی
محسوس نہ ہوگا ۔ جتنا دریا سے ایک قطرہ کے نکلجانیسے
محسوس ہوسکتا ہے کیونکہ ابتک ڈچون مین ایسے ایسے
قابل اشخاص موجود ہین جو ہماری ڈیوٹی بوجہ احسن
بجا لاتے رہینگے ۔ ایک ڈچ کے نزدیک دس انگریزون
کا مقابلہ کرنا تو کوئی بات ہی نہین ہے مسٹر کروگر
اپنی جیتی بیوی کی مفارقت کا سخت افسوس ہے اور
بہت بھرائی ہوئی آواز مین بیان کرنے لگے کہ اس
کیفیت بیوی کی صحت اوسوا اس امر کی اجازت نہین دیتی
کہ ۔۔ دور و دراز بحری سفر کے مشکلات کی متحمل ہوسکے
اور میری وفا ہی اور جینی قوتون نے بھی برے وقت
مین میرا ساتھ چھوڑ دیا ۔ اور باوجود دیکھ میری تعطیل
کے ایام ختم ہوچکے ۔ مجھے اتنی طاقت نہین ہے کہ از سر نو
کا سفر اختیار کرون ۔ اور نہ میری غیرت یہ گوارا کرتی ہے کہ
اپنے ماتحتون سے مزید رخصت کی درخواست کرکے خود یہان
مزے اڑاؤن اور وہ سر بکف دشمن کا مقابلہ کرین ۔ اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر کروگر کی ہمت نے بالکل جواب دیدیا اور ایک
غیرت ہی باقی نہین اسی امر پر ابھار رہی ہے کہ قول مردان
جان دارد ۔ بہادرون کا یہی مرتبہ ہوا کہ نیک پر ضائع کر دین ۔

بے تعصبی پر حملہ

ہماری بے تعصب گورنمنٹ نے سلطان مراکو کی جو آؤ بھگت
کی اوسنے متعصب انگریزی اخبارات کے ایڈیٹرون کی
آتش غضب کو بہت بھڑکا دیا ہے ۔ سنہ جولائی کے اخبار
پائونیر مین اس کارروائی کی سخت مخالفت کی گئی ہے ۔
اور شاہ ایڈورڈ پر بڑی بڑی چوٹین لگی گئی ہین کہ سخت
تعجب ہے کہ انگلینڈ کا ایسا ذی وقار اور پر عظمت و جلال
کا بادشاہ ایک وحشی سلطنت کی سفارت کی ایسی خاطر و
مدارات کرے اور سر مجلس مراکو کو اپنا ہمسر ظاہر کرے
وہ لکھتا ہے کہ چونکہ اس مشن کی کوئی پولیٹیکل اغراض
نہین ہین اسلئے ہمین اس معاملہ مین گورنمنٹ کی شکایت
کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے لیکن شاہ ایڈورڈ کے
وفاداروں کو افسوس صرف اس امر کا ہے کہ جس سلطان
نے تمدن و تہذیب کو بدنام کیا اوسکی اسقدر عزت و قعت
کیجائے چنانچہ سینٹ جیمس محل مین شاہ ایڈورڈ نے بہ
دربار مین اس سفارت کا استقبال کیا ۔ اور بادشاہ نے
اور محبت آمیز الفاظ سلطان مراکو کی نسبت استعمال کر
جیسے ہی بن عرب اس سفارت کا افسر ہے اور تمام لندن
اسکا ضیافت گاہ بنا ہوا ہے ۔ روزانہ دو تین فرقے دعوتی
ہین ۔ اور بڑے بڑے معززین انکی خاطر و مدارات کرنا
اپنا فخر سمجھتے ہین ۔ ضیافت کے بعد جو جلسے ہوتے ہین
اونمین سلطان مراکو دنیا کی شائستہ حکومتون کا ہم پلہ
قرار دیا جاتا ہے ۔ ہم نہین سمجھ سکتے کہ آخر تعصب نے
انگریزی اخبارون کی آنکھون پر پٹی کیون باندھ دی ہے
کہ وہ واقعات اصلی کے پہلو پر غور کئے بغیر مشورے
دیتے ہین ۔ اگر کسی زمانہ مین یہ سلطنت بالفرض غیر
مہذب تھی تو یہ کیا ضرور ہے کہ اب بھی اوسکی وہی حالت
ہو تم اپنی ہی حالت کا اندازہ کیون نہین کر لیتے کہ تم کیا تھے
کیا ہوگئے مگر تعصب کا برا ہو کہ اسکی بدولت سیاہ و سفید
کی عقل گھانس چرنے لگتی ہے اور انہین برے بھلے کی تمیز نہین

پادری صاحب دہری رہی

پادری صاحبون کو بھی نت نئی کارروائی اپنی مشنری کے متعلق سوجھتی رہتی ہے۔ کیونکہ اونکی کمیٹی مین سب سے زیادہ لائق ممبر وہی سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ لوگون کو کرستان بنائے یا کرستان بنانیکی ترکیبین ایجاد کرے۔ بہر حال یا ریہ دن رات اسی فکر مین پڑے رہتے ہین کہ کسی نہ کسی ڈھب سے بندگان خدا کو اپنی چرب زبانی کے سبز باغ دکھا دکھا کر اپنے دام مین اولجھائین۔ گناہ ثواب سے کچھ مطلب ہی نہین کیونکہ گناہون کا کفارہ تو قبل از وقوع گناہ ہو چکا ہے جس کے دل سے قیامت کا خوف نکل گیا۔ یا گناہون کے پاداش کی فکر جاتی رہی اوسے گناہ کرتے ہوئے کیا دیر لگتی ہے اور اگر بالفرض انہین کچھ سزا جزا پر ایمان ہو بھی تو بھی کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے۔ اس واسطے کہ اگر خدا کچھ عتاب بھی کریگا تو خدا کا بیٹا مسیح بچا بچا کر خدا کو راضی کر دیگا۔ وہ تو یہہ سمجھے کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کے عدل انصاف کا سکہ بیٹھا ہوا ہے کہ یہ کچھ زیادہ کارگزاری نہین کر سکتے۔ جب دیکھا کہ گورنمنٹ ہمارے بہت سے کامون مین مخل ہوتی ہے۔ اور وہ قانون کے خلاف کوئی کارروائی چلنے ہی نہین دیتی۔ تو سوچ سمجھکر یہہ بات نکالی کہ آؤ گورنمنٹ ہی کو اپنی حکمت عملی سے بنائین۔ چنانچہ پچھلے دنون مین کلکتہ کے لاٹ پادری صاحب نے رائے ظاہر فرمائی تھی کہ سرکاری سکول مین عیسائی تعلیم لازمی قرار دیجائے اسیطرح انگریزی تعلیم بھی جتنے سرکاری سکول ہین اونمین مستلزم ہو جائے۔ اور چونکہ انگریزی زبان کی تعلیم کے لئے انجیل بیحد قیمتی اور قابل قدر کتاب ہے اسی کی تعلیم ہو۔ لیکن داوری گورنمنٹ کیون نہو۔ پادری صاحب کا مطلب تاڑ ہی تو گئی۔ پادری صاحب نے بہت کچھ زور جایا مگر سب بیکار گورنمنٹ عالیہ نے یہ ناپسند آئی۔ ہوسکا سراسر خلاف اصول قرار دیکر نظر انداز کر دیا۔ پادری صاحب دھری سے دھری رہی ہے

آخر وکیل تھے نا

ریلوے والون کو ایسا دہوکا تو بہت ہوا ہوگا کیونکہ اکثر ایسے موقعہ بھی آپڑتا ہے کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہوجائے تاہم اونہون نے کچھ اپنی کارروائی کی ایسی تدبیرین نکال لی ہین کہ بہت ہی کم دہوکا ہونے پاتا ہے لیکن پھر بقول محاورہ مسیحی (آدمی بشر انسان ہے) نگاہ چوک ہی جاتی ہے۔ خیر ایسے موقعے تو ریلوے والون کو بہت آتے ہونگے۔ مگر چودھری شہاب الدین صاحب نے اس موقعہ پر جو کارروائی کی وہ ضرور ریلوے والون کو بھی چند روز یاد رہیگی۔ چودھری شہاب الدین صاحب بی اے وکیل چیفکورٹ پنجاب سیالکوٹ سے ایک خاص سکنڈ کلاس ریزرو کمرے مین سفر کر رہے تھے۔ انہین لاہور آنا تھا۔ وزیر آباد مین ریلوے والون کی غلطی سے انکی گاڑی بجائے لاہور ٹرین کیساتھ لگائی جانیکے پشاور ٹرین کیساتھ لگا دی گئی۔ چودھری صاحب اوسوقت سو رہے تھے۔ اونہین بھی کچھ خبر نہ ہوئی۔ کہ جانے کہان تھے اور پہنچے کہان۔ صبح کو معلوم ہوا کہ کہان سے کہان آگئے۔ فوراً اطلاع دی چنانچہ انکی گاڑی یہان کاٹ لی گئی۔ اور لاہور آنیوالی ٹرین کے ساتھ اوسکی نکیل باندہ دی گئی۔ خیر یہ تو ہوا جو کچھ ہوا۔ اب چودھری صاحب نے منزل مقصود پر پہونچکر اپنے ہرجانہ کا ایک نوٹس ریلوے کمپنی کو دیا اور اکثر دفعات کے حوالے دیکر یہ بات ثابت کی کہ مین اپنے ہرجہ کے تاوان کا مستحق ہون۔ الغرض ریلوے نے دیکھا کہ یہ مقدمہ اگر عدالت مین جائیگا تو خواہ مخواہ بھی ریلوے والون کی کارروائی کا مضحکہ اڑیگا اور بالآخر شاید تاوان کا خمیازہ بھی بھگتنا ہی پڑیگا غرضکہ دوستانہ تشفی کرکے وکیل صاحب کو عدالت مین مقدمہ رجوع کرنے سے روکا اور آپس ہی آپس مین بیٹھ کر روپیہ ہرجانہ دیکر معاملہ طے کر لیا۔ اجی وہ تو کہتے کہ وکیل ہو

او صاحب سے مطلب تھا اور کوئی ہوتا تو ہرجانہ دینے کے بدلے الٹا اسی سے اس آمد و رفت کا کرایہ وصول کیا جاتا۔ بات تو یہی تھی۔

اپنا ہی مطلب گانٹھا

دنیا مین جسے دیکھئے اپنی ہی فلاح کی خبر رہتا ہے۔ ہرطرح ہر پہلو سے دنیا مین یار لوگون کی یہی خواہش رہتی ہے۔ کہ تمام دنیا کی دولت میری ہی کشکول مین بھر جائے دیوانہ بکار خویش ہشیار بہت ٹھیک مثل ہے۔ سچ ہے دیوانے کو بھی اپنے مطلب کی خاصی سوجھ جاتی ہے۔ پھر جب دنیا مین دیوانہ تک اپنے مطلب کی سوجھتی ہے تو سیانا کیون نہ اپنا مطلب جانے دینے لگا تھا۔ مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے جوتشیون کو بلاکر پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ چند روز سے مجھپر مصیبتون کا آسمان ٹوٹا پڑتا ہے۔ ہر روز ایک نئی مصیبت کا سامنا رہتا ہے۔ چنانچہ ابھی پچھلے دنون مین لڑکا مرگیا اسکی تیرھویں ہی نہ ہونے پائی تھی کہ ہنوز یہ سفر درپیش ہوا۔ گویا فرشتے نے گھر دیکھ لیا تمام محل ماتم خانہ بنگیا۔ اب کیا تھا جوتشیونکی بن پڑی۔ سمجھے کہ چین ہی چین لگتا ہے۔ پانچون گھی مین اور سر کڑہائی مین۔ بہت سوچ بچار کر جوتشیون نے منہ سے اتار کر یہ بات نکالی۔ کہ حضور کے راج کے مندرون کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ ان کی مان پرتشٹھا نہین کیجاتی ہے۔ یہی تمام دکہون کا مول کارن ہے۔

ابھی کبھی جب مندرون کیطرف مہاراج صاحب کی خاص توجہ ہوگی تو برہمنون کی خواہ مخواہ بن پڑیگی۔ بات بات پہ آہوم آہوم جگیہ ہوم فرمایا۔ رکھنے کا ہر وقت موقعہ ہوگا۔

واہ رے جوتشی مہاراج واہ مانتا ہون۔ اچھی درجہ نکالی۔ جوتشی کے کہتے ہی مہاراج صاحب نے ریاست کے چارون حصون کے دیوان اور تحصیلدارون کے نام حکم جاری فرمایا۔ کہ بنے بنیے علاقہ کے مندرون کو دیکھین تاکہ کہین کوئی مندر مان پرتشٹھا کے بغیر نہ رہے۔ مانتا ہون کیون نہو۔

خدا کرے ایسا ہی ہو

اعلیحضرت سلطان المعظم کے عظمت و جلال کی سب دلون مین ایسی دھاک بیٹھ گئی ہے کہ ہر شخص کی یہی آرزو ہے کہ آپکی غلامی کا طوق اپنی گردن مین ڈالدے۔ یون تو مصر ہمیشہ سے اعلیحضرت کا مطیع و منقاد رہا۔ اور ترکی سلطنت کو باج ادا کرنا اپنا فخر سمجھتا رہا۔ مگر چند پولٹیکل پیچیدگیون اور زمانہ کی برگشتگی نے اوسے اعلیحضرت کے سایہ کے نیچے سے نکالدیا۔ لیکن اب وہ بات نہین کیونکہ ترکی حکومت مین امن نے اپنا گھر کرلیا ہے اور تمام بڑی بڑی سلطنتون نے مدبران ترکی کی جیدالذہنی اور ترکی سپاہیون کی شجاعت کا لوہا مان لیا ہے۔ خدیو مصر اس سلطنت کی روز افزون ترقی دیکھکر ہمیشہ اس امر کے مشتاق ہے کہ ترکی گورنمنٹ کی حمایت کا فخر حاصل کرین اور قدیم ارتباط کے سلسلہ کو از سر نو حرکت دین مگر برٹش اونگ کمپہ ایسا زبردست پنجہ گاڑا تھا کہ وہین اس امر کی جرأت نہین ہوتی تھی لیکن وہ ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ کی عادت سے اچھی طرح واقف تھے۔ وہ یہ نہین جانتے تھے کہ ہماری گورنمنٹ نے جو مصر کے معاملہ مین مداخلت کی وہ صرف انسانی ہمدردی کے تقاضہ سے تھی۔ ترکی گورنمنٹ سے اسکا قصد اتحاد ہے کہ تعصب کا خیال بھی اسکے دل مین گذرنے نہین پایا ہوگا۔ غرض کہ اب خدیو مصر کو اس امر کا پورا پورا الیقین ہوگیا کہ اگر ہم اعلیحضرت سلطان المعظم کے سایہ مین آجاینگے تو برٹش گورنمنٹ کو بجائے رنج کے خوشی حاصل ہوگی۔ اور اسی خیال ہوکر آستانہ علیہ پر قدمبوسی کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اعلیحضرت نے انکی بڑی آؤ بھگت کی۔ اس حضوری سے خدیو مصر کی یہ غرض ہے کہ خود کو ترکی گورنمنٹ کا ماتحت اور مطیع قرار دین۔ خداتعالی انکے دل مین ترکی گورنمنٹ کی الفت و محبت کا گھر بنا دے اور وہ ہمیشہ اعلیحضرت کی اطاعت کرنا اپنا فخر سمجھیں۔

بالکل فیصلہ ہی کردیا

انسان پر جبتک کوئی مصیبت نہین پڑجاتی تب تک اپنی عافیت کی قدر نہین کرتا۔ اس سے انسان کو لازم ہے کہ جو کام کرے وہ پہلے ہی سوچ سمجھکر کرے تاکہ پیچھے پشیمانی نہ اوٹھانی پڑے۔ ایک صاحب گل محمد نامی زمانہ کی حالت اور ہوا کا رخ دیکھکر کچھ ایسے گھبرائے کہ حواس ٹھکانے نہ رہے پھر آپ جانتے ہین کہ آدمی وہی ہے جو اسکے حواس ہین۔ جب یہ نہین تو کچھ نہین۔ صاحب مذکور جب زمانہ کے حوادث سے بہت ہی گھبرائے۔ تو آدمی سے مسیحی بننے کا خیال ہی بہتر سمجھا۔ اور خدا کی قدرت اور حکمت کی سمجھ گیون دیگر اور اسکے بیٹے سے صفائی کرنی چاہی۔ یعنے اپنا قدیم مذہب چھوڑکر عیسائی بنگئے۔ خیر یہ تو اون کے اعزا اور اقربا کے دیکھتے گویا کھوتے گئے ساونھون نے بھی سمجھ لیا کہ ہمارے لئے دونون کی کمائی ٹھکانے لگ گئی۔

خیر وہ تو ناقدرے سے گئے ہی تھے۔ دوسرا گل یہ کھلا کہ صاحب ممدوح نے لڑکے کو بھی اپنے ہی رنگ مین رنگا۔ اور لڑکی کو مشنری لیڈی کی تحویل مین دیا۔ یہ حال دیکھکر مسماۃ وزیر بیگم نے جو ان لڑکون کی حقیقی نانی تھی عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج دہلی مین یہ درخواست دی کہ بموجب ایکٹ ۱۸۹۰ء ان بچون کی جان اور مال کا نگہبان مقرر کیا جاوے۔ کیونکہ شرع اسلام کے رو سے حق حضانت اور ولایت ہر دو بالغون کا سوائے میرے اور کسی کو نہین پہونچتا۔

رائے چونی لعل صاحب ڈسٹرکٹ جج دہلی نے یہ فیصلہ کیا کہ لڑکا تو عیسائی باپ کے سپرد ہو۔ اور لڑکی اوسکی نانی کو دیجائے۔ اس فیصلہ پر دونون نے ناخوش ہوکر عدالت چیفکورٹ پنجاب مین اپیل کی۔ بیچاری بڑھیا کی تو کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ ہان عیسائی صاحب کی اپیل منظور کرکے یہ فیصلہ کیا کہ دونون نابالغ باپ کے سپرد کئے

آنکھون پر چربی چھاگئی

ہم تو سمجھے تھے کہ بمبئی والے خاص اس عذاب مین گرفتار ہین کہ گھی کے بدلے چربی کھانیکو ملا کرے مگر بعض اخبارات کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اور ملکون مین بھی یہ گھی جاری ہوا چاہتا ہے۔ کہین کہین تو یار لوگ بیدھڑک ہضم کئے چلے جاتے ہین۔ بہرحال اگر سرکار کیطرف سے اسکا انسداد نہ ہوا۔ تو رفتہ رفتہ تمام ہندوستان مین یہ بلا پھیل جائیگی۔ امرت سر سے ایک جاسوس حضور ایجانب کو رپورٹ کی ہے کہ یہان بھی چربی کا گھی بعض بعض دوکانون پر موجود ہے۔ اور گھی فروش نہین نہین ایمان فروش کبھی موقعہ پاکر کسی بندۂ خدا کو دھوکا بھی دیدیا کرتے ہین۔ مگر اس خبر کے پھیلتے ہی تمام شہر مین اس گھی کی طرف سے ایک قسم کی نفرت ظاہر کیجانے لگی۔ یہانتک کہ اخبارون مین بھی اسکی شہرت ہوگئی۔ کہ یہان بعض دوکانون پر گھی چربی کا فروخت کیا جاتا ہے۔ یقین ہے کہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے اسکا معقول انتظام کیا گیا ہوگا۔ یا اب کردیا جائے۔ وائے برحال بمبئی ڈبل بیگ۔ کہ یہان کھلے خزانے روز ہزارون من گھی چربی کا بکتا ہے اور کوئی نہین پوچھتا۔ سربازار تختہ لگا لگاکر دوکانین لگا رکھی ہین۔ اور کوئی نہین پوچھتا کہ تم اس ڈھٹائی کے ساتھ چربی کا گھی کیون بیچتے ہو۔

اب کہئے کہ آنکھون پر چربی چھائی ہے یا نہین افسوس بمبئی سے شہر مین خالص گھی اگر دوا کے واسطے تلاش کرو۔ تو کسی دوکان پر ایک سیر بھی نہ نکلے۔ اور پھر لطف یہ کہ نہ پولیس اس طرف توجہ کرے نہ میونسپل کمیٹی کے کان پر جون رینگے۔ اور مزا تو یہ ہے کہ بڑی بڑی توند والے سیٹھ بھی توند پر ہاتھ پھیر پھیر کر یہی چربی کا گھی کھاتے ہین اور کچھ کوشش اسبارہ مین نہین کرتے کہ چربی

الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے

ہم تو جانتے ہیں کہ اطالیہ کی شامت نے دہکا دیا ہے جو وہ ترکی گورنمنٹ کے منہ آتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ چونٹی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ۔ بلکہ اطالیہ کی کیا حیثیت جو بہادر ترکوں سے اُلجھے۔ افریقہ کے چند حبشیوں نے تین ہزار اطالین سپاہیوں کے ناک کان کاٹ کر بھیجے۔ اور ہماری بہادر گورنمنٹ اوسکی پشت پر نہ پہنچ جاتی تو افریقہ میں اطالیہ کا نام ونشان بھی باقی نہ رہتا۔ اور خدا کی شان کہ یہی اطالیہ اب ترکی شیر کو اُبھار کر موت کے پنجہ میں پھنسنا چاہتی ہے اور پھر اسپر طرہ یہ ہے کہ خطا بھی بہادر اسپر ڈھالی۔ مقام پریوزا میں ترکی حکام ایک اطالینی وکیل کے گھر میں گھس گئے۔ اور مکان کی تلاشی لی تو وہاں سے ترکی گورنمنٹ کے خلاف بہت سے کاغذات برآمد ہوئے۔ وہ وکیل قید کرلیا گیا۔ اور تمام کاغذات ضبط ہوئے اب اطالیہ کو شیطان نے جو انگلی دکھائی تو ترکی گورنمنٹ سے اس توہین کے تاوان کا مطالبہ کر بیٹھا۔ اور اتنا ہی نہیں بلکہ یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر تاوان ادا نہ کیا گیا تو ہم ایک جنگی جہاز اسطرف کو روانہ کر دینگے۔ اجی کیا کہنا ہے آپکی بہادری کا آپنے تو ترکی کی قبر پر لات ماردی۔ شاید دول یورپ کی پشت پناہی کا بھروسہ پر زور رہا۔ یونان کی حالت آنکھوں سے دیکھ ہی لی ہے اسنے دول یورپ کے بہروسہ ترکی کا کیا کرلیا۔ یہ ظاہر ہی ہے اور اب پھر آپ کر دکھائینگے اول تو ہمیں اس خبر کی صداقت ہی شک ہے کیونکہ بڑی بڑی دیرینہ سلطنتوں نے یونان کی حالت سے عبرت حاصل کی تو اطالیہ کی ہستی ہی کیا ہے جو یہ بھڑ کے چھتے کو چھیڑ کر مفت کی مصیبت اپنے سر لیگا اور اگر یہ خبر واقعی سچ ہے۔ تو ترکی گورنمنٹ کو خوش ہونا چاہئے۔ کہ اچھا شکار ہاتھ لگا ہاتھ لگایا چاہتا ہے۔

خوب لوٹ رہے ہیں

حیدرآباد کے چند ناخدا ترس نوابوں اور رئیس زادوں نے تو ماشاءاللہ اسلام کی وہ قدر کی ہے کہ خدا ہی اسکے بچائے۔ یوں تو الدنیا سجن المومنین وجنت الکافرین ہی ہے مگر حیدرآبادی نواب بھی چاہتے ہیں کہ ہم دنیا میں جنت کا مزہ حاصل کریں۔ طاؤن کے پنجروں میں آکر ہاتھ پیر آگے بڑھتے پر زیادوں سے صبر کرکے حوران جنت کے بہروسے پر ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھنا کونسی عقلمندی ہے شاباش اسلام کا خوب نام روشن کیا۔ ہندوستان میں لے دیکے تو نام کو اسلامی ریاستیں باقی رہی ہیں۔ اور ان میں یہ اندھیر۔ ہمارے دفتر میں ایسے رئیس زادوں کی شکایتوں کی بھرمار ہو گئی ہے جن میں سے ایک مضمون آج مکرراً میں درج بھی کر دیا گیا ہے نیو الفریڈ تھیٹریکل کمپنی نے نہ معلوم ان نواب زادوں پر کیا جادو کر دیا ہے کہ سب اوسیکا کلمہ پڑھنے لگے ہیں۔ تمام کمپنی کے لئے ہر قسم کی مدد دیجا رہی ہے سامنے بڑے بڑے عہدہ دار اور معززین تھیٹر کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے آرزومند ہیں۔ ہمیں اپنے اخبار میں اہل اسلام کی ایسی ناشائستہ حرکتیں لکھتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے مگر اوسکے کانوں پر ذرا بھی جوں بھی نہیں رینگتی۔ ہمیں سخت تعجب تو اس امر کا ہے کہ حضور نواب صاحب بہادر اس امر کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے۔ یہ کمبخت تھیٹر تو ایسے ہیں کہ صفحہ ہستی پر انکا نام ونشان بھی باقی نہ رکھا جائے۔ مسخروں کو تو خیر لوٹنا ہی۔ مگر غریب فاقہ مست بھی اسکی دستبرد سے نہ بچے۔ ہاں بچوں کے کپڑے سچ بیچکر کسی کی دوزخ بھری۔ کھانے کو پاس کوڑی نہیں مگر چھٹی رنڈیوں کو گھورنے کیلئے دو روپیہ کا ٹکٹ خرید لینگے۔ شعر یارو۔ یاد دین ودل طرح کشتی فرو شدند ہزار کر پیدا نشد تختہ بر کنار ہا لی شل شاید چچا سعدی اسکے مضمون کو گئے ہیں۔ امید کہ نواب صاحب

مری کو ماریں شاہ مدار

کیوں نامعقول ڈچ اب کیا حرکت ہے۔ اب ہمارے بہادروں سے کوئی بس نہیں چلتا تو گئے مجروحین پر شجاعت کے جوہر دکھانے۔ کمبختوں نے پہلے ہی یہ نہ سوچا کہ انگریز بہادر رنجی فوج کے بحر مواج کے آگے ہماری کیا حقیقت ہے۔ ایک ہی ریلے میں سب بہ نیزہ زمیں کر دئے جائینگے سچ ہے قضا چیونٹی کی آتی ہے تو اسکے پر نکلتے ہیں۔ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے بھڑ کے چھتے کو چھیڑ دیا۔ مگر انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ بھیڑ کی لات گھٹنے تک۔ کہاں انگریزوں کی ٹڈی دل فوج اور کہاں ہمارے مٹھی بھر چند ہی اگر ایک ایک مٹھی خاک بھی ہماری آنکھوں میں جھونک دینگے تو ہمارا پتہ نہ لگیگا لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید کبھی انہیں میدان جنگ میں بہادروں کی تیغ خون آشام اور دہلانے والی توپوں سے پالا نہیں پڑا تھا ورنہ ہرگز ایسی حماقت نہ کر بیٹھتے۔ پہلے ہمارے رحمدل سپاہی اس خیال کو لیے غصے کو دبا بیٹھے تھے کہ ان معدودے چند آدمیوں سے لڑنا ہی کیا۔ لیکن انکی شرارت دیکھکے آخر اونسے بھی نہ رہا گیا۔ اور وہ ہی تین حملوں میں انکا پھیپھن نکالا تو اب لگے رونے۔ نامردوں سے ہمارے بہادروں کا مقابلہ نہو سکا تو مجروحین پر اپنا غصہ اوتارنے لگے چنانچہ ۸ جولائی کے تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ لاکوم میں میدان جنگ میں پڑے رہ سکنے والے برٹش مجروحین کو قتل کر ڈالا۔ اس واقعہ نے برٹش سپاہیوں کی آتش غضب کو بہت مشتعل کر دیا ہے اور گورنمنٹ کے پاس شکایتوں کی بھرمار کر دی ہے خدا جانے نامعقول ڈچوں کو یہ کیا سوجھا۔ اونکو اتنا بھی خیال نہ آیا۔ کہ ہمارے ہزاروں آدمی انگریزوں کی قید میں ہیں۔ اگر وہ بدلا لینا چاہیں تو سب کو ایک دم میں تہ تیغ کر سکتے ہیں

معرکۂ آسمانی

محکمۂ روبکاری سرکار عالیہ بھوپال

زمانۂ قدیم سے کل محکمات ریاست دو حصے پر منقسم تھے۔ ایک متعلق مدارالمہام۔ دوسرے متعلق معتمد المہام تا [illegible] سے جبکہ محکمۂ وزارت مقرر کیا گیا تو وہ محکمہ روبکاری خاص سے متعلق ہے چونکہ رئیسہ عالیہ بوجہ پردہ نشینی محکمات متعلقہ کی کامل نگرانی نفرما سکین اسلئے ان محکمات مین بہت زیادہ و تغلب تقرر ہونے اور بکثرت حق تلفیاں ہوتی ہیں۔ لیکن اب جدید سلطانہ دام اقبالہا کا خیال ہے کہ کل محکمات روبکاری کو کسی طرح برٹش دیگر ممالک کے منتقل کرین اور اوسکی عام نگرانی اپنے متعلق رکھیں۔ جیسا کہ دیگر ممالک مین افسر ضلع سے تا چیف کمشنر یہ قاعدہ مقرر کر دیا گیا ہے کہ ہر افسر خود موقعہ پر جاکر ہر ایک ماتحت محکمہ و سررشتہ کی فلان فلان میعاد مین درجہ بدرجہ جانچ پڑتال کرے۔ اور رعایا برایا کو موقعہ دے کہ وہ اپنے تکالیف و تظلم کے حالات مخفی مین ظاہر کر سکے۔ اور علی الاعلان جبکہ کوئی امر مابہ البحث ہو جاوے تو دیکھے کہ کسکی کیا اصلاح ہونی چاہیئے۔ ہر حالت مین یہ امر مسلم ہے کہ حکام عدالت کو خلط ملط رعایا سے روکا جائے اور حکام انتظامی کو برخلاف اس کے تاکید کیجائے کہ وہ ہر ایک کے بدحسب دل کر ہر ایک جزوی و کلی امور دریافت کرین اور صیغۂ انتظامی سے اوسکی اصلاح کرین۔ تا وقتیکہ سرکار عالیہ سے یہ اصول انتقیاد نفرمایا جائے۔ رعایا و ریاست کی خاطر خواہ اصلاح غیر ممکن ہے۔ موجودہ حالت مین جو محکمات متعلق روبکاری ہیں اوسکی تقسیم حسب ذیل مناسب سمجھی جاتی ہے۔

نائب وزیر خزانہ و حسابات جناب سید محمد عنایت حسین خان صاحب

محکمۂ خزانہ۔ محکمۂ حساب۔ محکمۂ برآمد تنخواہ و صدر محکمۂ برآمد تنخواہ تفصیلات۔ محکمۂ مناصب۔ محکمۂ مصارف ریلوے محکمۂ حلیہ نگاری۔

نائب وزیر صیغۂ متفرقات صاحبزادہ عبیداللہ خان صاحب

کارخانجات۔ گیگاہ۔ کوٹھیات۔ باغات۔ توشہ خانہ کوٹیلہ۔ سدابرت۔ مساجد۔ پیشہ۔

متعلق جلیلہ وزارت

ڈاکخانجات۔ تعمیرات و انجنیئرنگ وغیرہ۔ دفتر کل حفظان صحت یونانی و ڈاکٹری۔ مطابع۔

متعلق وزیر جنگی صاحبزادہ نصراللہ خان صاحب

افواج رجمنٹ۔ رسالہ اردلی خاص۔ کمپنی خاص میگزین قلعداران۔ بیڑہ تفصیلات۔ افواج متعلقہ میر بخشی صاحب۔

ان محکمات و سررشتہ جات سے ظاہر ہے کہ محض حلیہ نگاری و ماہواری برآمد تنخواہ کے لئے برخلاف دیگر ممالک کے فضول محکمات مقرر ہیں۔ جن کو ہر ختم ماہ پر صرف چند گھنٹوں کا کام رہتا ہے۔ لہذا کل لایق تخفیف ہیں۔ محکمۂ خزانہ کے دو حصے ہونا چاہیئے۔ ایک خاص دوسرا عام۔ اسیطرح دفتر کل کے مہتمم کا عدالت عدالتی و انتظامی علیحدہ ہونا چاہیئے۔ محکمۂ خاص خزانہ یا دفتر خاص کا تعلق اگر روبکاری سے رکھا جائے تو ناموزون نہ ہوگا۔ نیز سررشتہ وکالت بھی۔

راقم۔ خیرخواہ رئیس و رعایا۔

محکمۂ وزارت ریاست بھوپال

یہ محکمہ حسب یادداشت انگریزی ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا مصدرہ ۲۰ فروری سنہ [illegible] بطور عہدۂ چیف کمشنری کے مقرر ہوا ہے اور یادداشت مذکور مین صاف صراحت کر دی گئی ہے کہ افسر اعلی انتظامی کو حکام عدالت سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ چنانچہ اسی اصول پر نواب عبداللطیف خان صاحب نے عہدۂ وزارت کا کام انجام فرمایا اور قریب تہا کہ اوسی زمانہ مین کوئی حاکم اعلی بطور چیف جسٹس مقرر ہو لیکن اتفاق سے سر لیپل گریفن صاحب اے جی جی تبدیل ہوگئے۔ لہذا کل انتظام نامکمل و معلق رہگیا۔ اب برخلاف منشاء گورنمنٹ عالیہ کے افسر اعلی انتظامی چیفکورٹ و صدر بورڈ و واضعان قانون کا بھی کام کرتے ہیں جسکی منظوری گورنمنٹ سے حاصل نہیں کی گئی۔ زمانہ قدیم کا یہ دستور تھا کہ جس مقدمہ مین روبکاری سرکار عالیہ سے حکم صادر ہو جاتا تھا وہ گویا حکم اخیر عدالت العالیہ سمجھا جاتا تھا لیکن جب اسپر بھی کوئی عذر مقرر ہوتا تو رئیسہ عالیہ بلا لحاظ صدور حکم آخر کردہ کو بنا بر انفصال سپرد مجلس مقررہ فرماتی تھیں اور اسپر جو کثرت رائے ہوتی وہی حکم آخر صادر ہوتا تھا۔ اسپر رعایا برایا کو بہت بڑی سہولت تھی اور مطمئن تھی کہ ہماری داد رسی کے لئے کوئی دقیقہ ریاست سے باقی نہیں رکھا گیا۔ اب بجائے اوس کے مجرد رائے جلیلہ وزارت پر فیصلہ ہوتا ہے اسمین رعایا کو سخت شکایت ہے کیونکہ گو وزیر صاحب ریاست ایک بہت بڑے متدین حاکم ہیں لیکن محتشم الیہ کا تعلق انتظامات ریاست ہونیسے زیادہ تر فیصلہ جات پر خارجی سماعت کا پڑتا ہے۔ اور ہر خود غرض اپنے مفید حکم حاصل کرنے کے لئے انواع اقسام کے ذرایع سے حکام اعلی کو بدگمان کرتا ہے۔ اسی اصول پر سرکار برٹش مین حکام انتظامی کے متعلق عدالتی کام دینا خلاف انصاف سمجھا گیا ہے پس اگر جناب وزیر صاحب بالقابہ حاکم اعلی بطور چیفکورٹ و صدر بورڈ کے سمجھے جائین اور جملہ انتظامات کا تعلق بحیثیت عہدۂ وزارت عالیجناب نواب احمد علی خان صاحب بہادر ملقب بہ سلطان دولہ کو جو شوہر رئیسہ عالیہ ریاست ہیں تفویض ہو۔ تو رعایا و ریاست کیلئے نہایت اطمینان کا باعث ہوگا۔ کیونکہ جو دلسوزی بہبودی رعایا و ریاست کی نواب صاحب بہادر ممدوح کو ہے وہ کسی غیر ملکی مین ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی اور نہ ملک کا

خاطرخواہ انتظام ہو سکتا ہے یہ بات جداگانہ ہے۔ کہ مخصوص وزیر صاحب بہادر بالقابہ جیسے ایں لعتیین بہی مستثنیات مین اون کی ذات بہی رعایا و ریاست کے لئے معتمات سے ہے لیکن جس امر کا کہ اظہار لازمی تہا وہ بلا کم وکاست عرض کر دیا گیا ہے امید ہے کہ ہمارے رئیسہ عالیہ اپنی حکمرانی و نیکنامی کیلئے یہ امر بہی لازم ملزوم سمجہینگی کہ اپنے شوہر کو انتظامات ریاست مین پورا مصدو معاون بناوین اور ہر جزوی وکلی کا ذمہ دار سمجہین ورنہ جسطرح ابتک خود غرض غیر ملکی نے سازش کر کے رعایا و ریاست کو لوٹا ہے اور بہی لوٹینگے اور رئیسہ عالیہ کو مثل اون کی والدہ مغفرہ کے بدنام کرینگے۔ (باقی آئندہ)

خیر خواہ ریاست

حیدرآباد نظام اور نیو الفرڈ ناٹک

بے ہنگام

وار محرم مطابق ورمئی سنہ ۱۹۰۹ء سے اس کمپنی نے یہان اپنے کہیل شروع کئے ہین۔ روزانہ اوسط حصول رقم دیکہا جائے تو دو ہزار روپیہ ہوتے ہین جس کے ماہانہ ساٹہہ ہزار ہوئے اس حساب سے اس ڈیڑہ مہینہ مین کمپنی نے تقریباً ایک لاکہہ روپیہ یہان کے نوابون متوسطین اور غربا سے سر مونڈ کر لیلیا۔ اور بہت سے نواب ایسے ہین جنہون نے حاتم کی قبر پر لات مار کر اپنا نام اس سے زیادہ مشہور کرانے کی غرض سے سیکڑون روپیہ انعام مین دیدئے۔ بعض ایسے بہی کاٹہ کے اُلو ہین جنہون نے اپنے آپ کو کمپنی کا ہمدرد ظاہر کر کے کئی ہزار روپیہ خرچ کرایک چہچہا ریڈ روڈ کرایا ہے کہ جب تک کمپنی حیدرآباد مین کرشمہ باز رہے ہم بہی جلوہ افروز ہوا کرین۔

سُنا جاتا ہے کہ اس نیو الفرڈ تہیٹریکل کمپنی کو محکمہ سرکار نے چہ مہینہ تماشہ کرنے کی اجازت دی ہے یہ اگر سچ ہے تو گورنمنٹ کی جانب سے اُن غربا کو جو محتاج زر ہین مگر اپنا سامان بیچ بیچ کر کمپنی کا فائدہ کر نیکے اور اپنی آنکہیں سینکا کرنے پر مجبور ہین کچہ رقم بطور چیاریٹی (خیرات) ملنا چاہیے۔ یا اُن نوابون کو لازم ہے کہ ان غربا کے چہارم درجہ کے ٹکٹ کا انتظام کرین۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ سب نواب ملکر درجہ چہارم جہان آٹہ آنہ کا ٹکٹ ہے اوس درجہ کمپنی کو ایکمشت رقم ریزرو کر لین تا ان غربا کے سامان و اسباب کی بربادی نہ ہو مفت تماشہ دیکہا کرین اور نوابون کے حق مین دست بدعا رہین

ابہم نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی کو اسطرف توجہ دلاکر یہ عرض کرنے مین کہ اس کمپنی کو یہان سے جلد رخصت کرنے کا سامان فرماوین ورنہ نوابون کا تو کیا جاتا ہے غربا پٹ جائینگے۔ نواب افسر الملک بہادر کوتوال بلدہ نے معلوم ہوتا ہے ابہی تک اس معاملہ پر غور نہین فرمایا یا یہ کہ ان کا بس نہین چلا اگر نواب صاحب موصوف کا بس چلے تو اس کمپنی کو آج ہی اسپشل ٹرین مین بٹہا کر رفو چکر کر دین۔ اچہا ور سنئے علاوہ روپیہ پیسہ کے جہگڑے کے عام صحت مین بہی خرابی پیدا ہوتی ہے ہمیشہ کی شب بیداری مخرب صحت ہے ڈاکٹرون کو خصوص اسپلتہ افسرون کو اسپر غور کرنا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

ایجنٹ پنچ بہادر

جناب سید ممتاز حسین صاحب فتحپوری

کے

مضمون کا جواب

دیکہو مجہے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو

آپنے بعنوان "ابہی طبیعت مری مائل کبہی پہلے تو نہ تہی" ایک مضمون اخبار مین دیا ہے جس مین اپنی عجیب طبیعت کا مداوا اور عشق کا علاج ناظرین اخبار سے دریافت کیا ہے چونکہ مین بہی منجملہ ناظرین ہون اور اس درد کی نشیب و فراز سے بہی کسیقدر واقف اس لئے آپ کے مضمون کے متعلق کچہ عرض کرنیکی جرأت کرتا ہون مگر پہلے مجہے یہ لکہنا ہے کہ عنوان مضمون یا سرخی یا ہیڈنگ اگر نثر ہے تو مہمل فقرہ ہے اور اگر نظم ہے تو ناموزون۔ یہ اعتراض مین نے اس لئے کیا کہ درد بہرے دل اور سوز و گداز سے مملو طبیعتین کبہی ناموزون نہین ہوتین اور نامہ نگاران اخبار نثر مین اس تعقید سے بہرے ہوئے مہمل فقرہ نہین لکہتے۔ یہ آپکے اختلال طبع اور اختلال مزاج کا باعث ہے یا ناواقفیت کا نتیجہ ہے اس کو اسطرح کہئے "یون طبیعت مری مائل کبہی پہلے تو نہ تہی" پہر اب زیادہ رغبت کا کیا سبب ہے ہجر مین خیالات فاسد نے زور دکہایا یا وصل مین محبت کو ترقی ہوگئی۔ عشق کے حروف ثلاثہ کے معنو مین بہی کچہ کلام ہے۔ جب عشق آدمی کو سڑی کر دیتا ہے جب عشق دین و دنیا سے کہو دینے کی قوت رکہتا ہے جب عشق زندگی کے مزے سے محروم کر دیتا ہے تو ان حروف ثلاثہ کی اس قدر تعریف کیون کیجاتی ہے جن کے امتزاج نے ایک ایسا ہیولا دعشق) پیدا کیا جس مین انسان کی خرابی دارین کا مادہ ہے۔ آپ رنج کے مٹنے جاسوس اور کچی کے کیون نہین سمجہتے جبکہ عشق کے خطرناک راہ مین قدم قدم پر افشاءے راز ہوتا ہے اور کہین کے دوست بہی کچی کے ساتہ ملنے اور ہنر فی ظاہر کرتے ہین بلکہ عاشق سے آسمان و زمین و دوست احباب اعزا اقارب کے علاوہ اوس کی تقدیر بہی پہر جاتی ہے۔ اور معشوق بہی کج بیٹہتا ہے۔ آپ قدم کے معنی کرہ "گرد اگرد زمین" کے کیون نہین سمجہتے جبکہ عاشق مدت العمر ایسی محنت بلا مین مبتلا رہتا ہے جن کی برداشت سنگدل پہاڑون سے بہی نہین ہو سکتی اور آپ شش بالفتح کے معنی مجب رشتہ کیون نہین خیال کرتے جبکہ عاشق حرف انگشت نما ہی نہین رہتا بلکہ اسی طرح

ذلیل وخوار سمجھا جاتا ہے گویا وہ کسی بہت بڑے عیب کا مرتکب ہے۔ یہ عشق کی کیفیت ہے یہ عشق کی حالت ہے اور یہ عشق کی صورت ہے۔

اب ذرا غور سے سنئیے۔ ہم کسی آیندہ بحث مین اس بات کو طے کر دینگے کہ عشق کی اصلیت کیا ہے اور وہ ممدوح ہے یا مذموم اس وقت اس بحث کا نہ موقع ہے نہ ضرورت نہ خود ہمین فرصت۔ لہذا اس سے قطع نظر کر کے یہ لکہا جاتا ہے کہ اگر آپ کے طبیعت دراصل کسیکو چاہتی ہو اگر آپ کا جی واقعی کسیکا خواستگار ہو اور اگر آپ کا دل فی الحقیقت کسی پر آگیا ہو اور آپ پامردی کے ساتھ اس فقرہ کو طے کرنا چاہتے ہون یا جوانمردی کے ساتھ جوش گداز تیرہائے چشمان یار خارا شگاف تیغ ہائے ابروان دلدار اور دل دوز سنان ہائے مژگان مہ رخسار کا مقابلہ مدنظر ہو یا ایسی موج افزا متلاطم دریا سے صحیح وسلامت عبور کر جانے اور جان شیرین کو ناکامیون سے بچانے کا ارادہ ہو غرضکہ کچہہ ہی کیون نہ ہو۔ بہرحال استقلال کامل کی ضرورت ہے۔

دل فراق یار مین کتنا ہی بیچین ہو طبیعت ہجر دلدار مین کیسی ہی بے قابو ہو اور جی فرقت لالہ عذار مین کیسا ہی بیقرار ہو مگر چہرہ پر شکن ابرو پر بل اور جبین پر چین نہ آنے پائے منہ پر زردی چہا جائے رخسار کمہلا جائین احباب صورت نہ پہچان سکین مگر تیور بدستور رہین۔ آنکہین حلقے پڑ جائین مگر نگاہون سے حسرت کا اظہار نہ ہو۔ اور دل سے اوٹہنے والے بخارات دماغ مین انقباض پیدا کر کے چاہے اوسے ماؤف ہی کیون نہ کر دین مگر حواسون مین فرق نہ آنے پائے۔ جب طبیعت جوش سے آنکہین آنسوؤن سے اور دل غم سے بہر آئے تو پہر اس نگاہ سے دیکہئے کہ عورتون کیطرح گہونٹ نہ دہلائے اور بودون کیطرح ہائے واویلا نہ کرنے لگے بلکہ بہادرون کیطرح اوسے استقلال کے ساتھ برداشت کرے اور اس حد کے صبر اور جبر سے کام کر چاہے طبیعت مین جوش الضاعف ہو جائے دل مین غم دونا ہو جائے مگر آنکہون مین آنسوؤن کا نام نہ رہے ایسی حالت مین صرف اس قدر اجازت ہے کہ دونون ہاتہون سے اپنے بیتاب دل کو سنبہالے اور ہان یہ بہی اختیار دیا گیا ہے کہ جب ہونٹہ خشک ہونے لگین تو صرف اخفائے حالت کی غرض سے زبان ہونٹہون مین پہیرے۔ جب اس حد کا استقلال ہو جب اس طرح کی ہمت ہو اور جب اتنی اولوالعزمی ہو تو عاشقی کا نام لے ورنہ بدنام کنندہ نکونامی چند مین نہ داخل ہو۔ اگر معشوق کو ظالم غدار بیوفا مکار دغاباز ستم شعار جلاد عیار خونریز قاتل بے مہر بے مروت وغیرہ خلاف شان الفاظ سے یاد کریگا تو دراصل وہ عاشق نہوگا بلکہ ہوسناک خود مطلب یار نہ مشرب کہا جائیگا۔ کیونکہ عشق کے لغوی معنی یہ بہی ہین وہ کہ چشم پوشیدن از عیوب محبوب اور یہان تو محبوب کے عیوب علانیہ ظاہر و آشکارہ کئے جاتے ہین بلکہ دراصل جو باتین نہین ہین وہ بہی بیان کیجاتی ہین۔ لہذا ایسی باتین قطعاً ممنوع ہے۔

وہ عاشق نہین جو معشوق کی بے اعتنائیون اپر پروائیون اور رکہائیون کا شاکی ہو۔ وہ عاشق نہین جو ہجر کی مصیبتین فراق کی کلفتین اور فرقت کی اذیتین نہ برداشت کر سکے۔ اور وہ عاشق نہین جو بیابان گردی صحرا نوردی اور بادہ پیمائی سے تنگ آگیا۔ او۔ ہان وہ بہی عاشق نہین جس کی محبت کا اثر معشوق کے دل پر نہ پڑا ہو کیونکہ سچی محبت کا مقتضی نتیجہ معشوق کا عاشق ہو جانا ہے۔

جب کبہی عاشق کا گذر کسی گلشن مین ہو اور وہان کے بعض نظارے زیادہ بیقرار کرین تو صرف دل تہام کے رہجائے زیادہ خروش و شغب مچانیکی اجازت نہین اس مین حرص و آز۔ ہوا و ہوس کا پہلو نکلتا ہے۔ اور سب باتین مذموم مین سنئیے اگر گلاب کی نازک نازک سرخ و سفید پنکہڑیان کسی گلعذار کو یاد دلادین اور بلبلان شیدا کا گرمجوشی کے ساتہ اون پنکہڑیون پر منہ رکہنا رشک کا باعث ہو تو اپنی حالت پر شکر کرنے کے بعد دعا کرے کہ یا جامع المتفرقین گلون کو گلچین کے دست درازیون سے بچانا اور بلبلون کو صیاد کے دام سے محفوظ رکہنا۔ اگر نوجوانان گلشن کو دیکہ کر وہ لالہ رخان چمن کے نظارہ مین بہ تن مصروف ہین اور آتش حسد مشتعل ہونے لگے تو باغبان قضا و قدر کی درگاہ مین دعا کرے کہ اس ہرے بہرے گلشن کو سموم کی گرم ہواؤن سے بچالے۔ اور اگر سبزۂ بیگانہ کو کہ وہ لالہ خودرو کو اپنی گود مین لئے ہوئے ہو اور اس سے اوس کا دل جلے تو خلاق عالم کی بارگاہ مین خواستگار ہو کہ اس بہار مین خزان نہ آنے پائے۔

اگر سنبل کسی کی زلف پیچان یاد دلائے سوسن مسی آلود لب کے خیال کا باعث ہو اور سرو دیکہئے کہ جو قد موزون جانان کی طرف اشارہ کرتے ہون اور ان تمام نظارون سے دل بے قابو ہو جائے یا طبیعت ہاتہ سے جاتی ہے تو دونون ہاتہون سے اپنے دل کو سنبہال اور اگر بخارات نے جمع ہو کر دماغ کو منقبض کر دیا ہو۔ آنکہون کے سامنے اندہیر آگیا ہو اور سر چکرانے لگا ہو تو ایک سے سر کو اور دوسرے ہاتہ سے جگر کو تہام کے سنبل سوسن اور سرو کی سلامتی کی دعائین کرتا ہوا باغ سے چلا جائے۔ جب اس حد کا صبر ہو جب اس درجہ کا اپنے اختیار مین جبر ہو اور جب اس مرتبہ کا استقلال ہو تو وہ عاشقی کا مدعی ہو ورنہ تمام دعوے باطل سمجہے جائینگے۔ متلون مزاج نہ ہو اور رفاقی دریا کی طرح طلب مین مدوجزر نہ رکہتا ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ جب قبلہ سے جہوم جہوم کے کالی کالی مستانہ گہٹائین اوٹہین موسلادہار پانی برسے باعطر بیز ہوائین مستانہ خرامی کے ساتہ منہ کی پہوار سے اٹہکہیلیان کرتی ہوئی چلین تب آپ کے دل مین جوش پیدا ہو اور جب آفتاب کی تمازت انسانی چربی پگہلا دیگی تو اپنی جان سے آگے معشوق بہی

فراموش ہو جائے۔ اب ہرگز نہ ہونا چاہیے کیونکہ برسات تو موسم ہے ایسا ہی جسمین عالم کے جذبات کو ترقی ہوتی ہے۔ عاشق کی ایک حالت رہے۔ خواہ فصل ربیع ہو یا خریف ۔ صیف ہو یا سرما ہر کیفیت برسات ہی ہو وہی گرمیون مین جو صورت بہار مین وہی خزان مین اور جو حالت شب ماہ مین ہو وہی شب تار مین ہر وقت معشوق کا خیال سر مین اوس کی یاد دل مین اور اس کی تصویر نگاہون مین رہے۔ اس مین ذرہ برابر بھی فرق نہ ہو۔ اس قول کا پابند ہو کہ دل کے آئینہ مین ہے تصویر یار۔ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔ کیونکہ گردن جھکانے ہی مین اول تو دیر ہوگی دوسرے یہ عشق کے تقاضے سے بعید ہے کہ جب گردن جھکائی جائے تب معشوق کی صورت نظر آوے۔ نہیں۔ بلکہ ہر وقت معشوق کی تصویر آنکھون کے سامنے رکھے۔ عاشق کو تو بغیر تصویر معشوق کے قرار ہی نہین ملتا۔ یہ کونسی بات ہے کہ تصویر دل مین رکھی ہے جب دیکھنے کا جی چاہیگا گردن جھکا کر دیکھ لین گے۔ وہ عاشق نہین جو دیدار یار سے مطمئن یا سیر ہو جائے۔ غیر سے دل مین ارمانون آرزوؤن تمناؤن مرادون اور حسرتون کی ضرورت ہے یا معشوق کی یاد اس مین رہ سکتی ہے اور کسیکا گذر نہین بلکہ جو کچھ دل مین خون ہو اوسے بھی نہ رہنا چاہیے۔ جو کچھ مین نے لکھا ہے وہ دراصل قانون عشق کا ایک شعر غیر بھی نہین اور مفصل کی گنجائش کجا مجمل بھی گر لکھون تو مجلد ہے کتاب۔ اس لئے اسیقدر قواعد پر اکتفا کیجاتی ہے۔ وہ باجان عشق ہمیشہ غور سے ملاحظہ کرین۔ خصوصاً سید ممتاز حسین صاحب فتحپوری جن کے لئے یہ تمام باتم لکھے گئے ہین۔

مین اسی مضمون مین سائل صاحب کے سوالون کا جواب لکھتا مگر مجھے کئی امور دریافت طلب ہین اس لئے اس مرتبہ اوس کے دفعیہ کی تدبیر یا شفا کی تجویز کے متعلق کچھ نہین لکھتا۔ اپنے سوالون کا جواب ملنے پر تجویز کر سکتا ہون۔

سوالات یہ ہین

عاشق کا سن کیا ہے۔ کتنے دنون سے عشق ہے وصال مطلوب ہے یا دیدار یار۔ معشوق بھی عاشق ہے یا نہین۔ خط و کتابت ہو سکتی ہے کچھ مضائقہ تو نہین معشوق کو عاشق کی بیتابی کی اطلاع ہوتی ہے جو اگر ہوتی ہے تو وہ کیا کہتا ہے۔

ان سوالون کا جواب پانے پر جہانتک تدابیر و تجاویز ہے مجھے عبور ہے ہدیہ ناظرین کرون گا۔

خانہ یاس تمناؤن کا مقتل سمجھے
جب کبھی دل پہ تو دل نام تمہارا لکھا

ایک عاشق ناشاد ساکن عشاق پور

اشتہار واجب الاظہار

نئی پرانی رنڈیون کو خوشخبری سکھے چھپے ڈیرے دارون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمین آجکل نتھنی کے اوتارنے کا بڑا شوق ہے ہم نے بہت سی عمر و دولت برباد کرکے یہ ہنر حاصل کیا ہے ہم سچ سچ کہتے ہین یہ ہنر کی قسم ہمارے سامنے امیرن کی بھی پیٹ جاتی ہے۔ اگر کسی نئی پرانی ڈیرہ دار یا کسی چی تا نگہ مکار کو شبہ ہو تو وہ اوزما کر دیکھ لے۔ پہلے پہل ہم کو دو ایک خرانٹ نائکاؤن نے دھوکے دے مگر اب ہم پہلے انگشت شہادت سے گواہی دلوا لیتے ہین پھر اپنے بہت گنڈے دکھلاتے ہین اس بارے مین انجناب کا طوطی بول گیا ہے اور سارے ڈوم ڈہاڑی سکھے پڑھے ان پڑھ جاہل ڈیرہ دار ہمیشہ ہماری تعریف کیا کرتے ہین۔ نتھنی اوتارنے کی خبر پا کر خون خرابی کی حالت سنگہ ہمین گالیان سناتی تو شنائین ہمین تو ایسی ہی گالیون مین مزا

آتا ہے۔ سسرال کی گالیون سے تو عزت نہین جاتی۔

ایک لشتی از کانپور

فتحپوری نامہ نگار کو اطلاع

تیسری جون سنہ ۱۹ء کے بمبئی پنچ مین فتحپور سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہان ایک عورت امیرن نامی ایک غفور کی لڑکی کسبن ہوگئی تھی اور آخیر عمر مین حج کر آئی اور اب ایک حسین کم سن بارہ برس کی معلوم ہوتی ہے اس لئے ہم اوسے اطلاع دیتے ہین کہ اگر وہ بی صاحبہ کم سن ہو جانیکی وجہ سے اب اپنی نتھنی اوتروائی کی رسم ادا کرائین تو ہم تیار ہین اور اگر حج کی وجہ سے وہ نکاح پڑھوانا چاہین تو ہم نکاح پڑھوانے پر بھی راضی ہین۔

ایک عیاش ازناگپور

.... ہاتھی اپنی فوجکو مارے

ہائے ہم رنڈیون کی بھی کیا بری قسمت ہے کہ ایک تو ہمارا پیشہ حرام دوسرے بہت ذلیل تیسرے شریف لوگ ہمارے بہت گندون سے پہلے ہی سے چڑتے اسپر یہ غضب کہ ہماری قوم ہماری ہی دشمن ہم نے سوچا تھا کہ ہماری قوم کے لوگ شریفون مین مل کر پڑھ لکھ جائینگے تو کچھ ہماری مدد کرین گے جس سے ہمارا پیشہ ترقی کر جائیگا مگر وہ ہمارا خیال غلط نکلا اور یہ ہمارا آرزو بھی پوری نہ ہوئی اونہون نے پڑھ لکھ کر شرم حیا سے آزاد بن کر ہماری برائیان لکھنا شروع کین۔ ہمارے ان ناسمجھ بچون نے یہ نہ سوچا کہ جب شریفون کو گالیان دیجاوینگی تو وہ ہماری قوم کے ساتھ کس طرح پیش آوین گے اور جب اُن کے ساتھ برابر برتاؤ کیا جاویگا تو وہ ہمارے یہان کیون آنے لگے اس سے اچھا ہوتا کہ یہ بے پڑھے رہتے اور طبلا سارنگی یا

بجا کر روٹیاں کماکہا نے پڑہ لکھ کر تو وہ ہی شل ہوئی کہ ...... ہاتہی اپنی فوج کو مارے - اے حضور پنچ بہادر صاحب آپ کے پاس جو مضمون آیا کرین انہیں دیکھ بہال کر چہاپا کرین آپ شریف ہین شریفون کا لحاظ کیا کیجئے ہماری صلاح یہ ہے کہ جب کوئی مضمون کسی ناتہ سے آپ کے پاس آئے تو اوس کے لکہنے والے کا حسب نسب اُسی شہر کے رئیسون سے دریافت کر لیا کیجئے اگر ٹہیک ہو اور مضمون بہی واقعی ہو تو پہر چہاپ دیا کیجئے -

ملفــــــــــــــــــہ

رحیمن طوائف از شہر اودیپور

سیر افلاک

دنیا کی سیر تو اکثرون نے کی ہے آسمان کی سیر کا سفرنامہ کسی نے نہ دیکہا ہوگا مصنف عقل کل نے یہ محنت بہی آپکے واسطے گوارا کی - امریکہ سے خریدے ہوئے پرون کو لگا کر اوڑنا - چاند - سورج - عطارد - مشتری - مریخ اور باقی کل سیارون کی سیر کر کے واپس آنا معہ نقشہجات و تصاویر کے درج ہے قیمت ۱ر

تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء معہ چہدرہ تصاویر حضرت سلطان المعظم و دیگر افسران و نقشہجات رنگین مجلد عہ -

المشــــــــــتہر

قاضی محمود الحسن محلہ قانون گویان - مراد آباد -

نو ایجاد حیرت انگیز صُراحی

ایسی صراحی آجتک دیکہنے مین نہین آئین نہ کہبی سُنی ہین - نہایت ہی کار آمد ہے ہر شخص کو خرید کرنی چاہئے صفت یہ کہ پانی یا دیگر رقیق چیز کو کسی چیز کے بدون کے ذراسی دیر مین اسقدر ٹہنڈا کر دیتی ہے کہ انسان اس کو بڑی لذت سے پیتا ہے - اُن کے

واسطے تو آب حیات ہے جو جنگلو نہین بیسیون روپیہ صرف کرنے پر بہی آب سرد میسر نہین ہو سکتا ایسی ہلکی خوشنما اور مضبوط بنی ہوئی ہین کہ ٹوٹنے کا نام نہین جانتی - گو مٹی کی ساخت ہین مگر بوجہ ہونے چند ترکیبات نئی ہین یہ فخر حاصل ہے - گرمی کی جان ہے - قیمت کلان (۶؍) خورد (۴؍) ایکدم یکدرجن کے خریدار کو ایک مفت - **علاوہ ازین ناظرین** با تمکین کو واضح ہو کہ ہم نے بڑی جانفشانی سے اور بہت سا روپیہ خرچ کر کر خاص و عام کو فائدہ پہچانے دہوکے سے بچانے کی غرض سے صرف ۳ قسم کی گہڑیان اور ایک قسم کے گھنٹہ ولایت سے بنوائے ہین جو کہ امید کیجاتی ہے کہ ایسی سستی اور سچا وقت دینے والی کہین سے نہین دستیاب ہو سکتین -

ہماری خاص فرینڈ واچ جس کے ڈائیل مین بہی یہی نام ہے - کہلے ڈہکنے کی - نکل سلور اوپر چابی دار مشین نہایت مضبوط و پائیدار گارنٹی ۳ سال قیمت (۳) **ہماری خاص الخاص واچ** کہلے منہ کی علیحدہ چابی دار نکل سلور مشین اس کی ہو بہو ۷۰ یا ۸۰ روپیہ والی انگلش واچ جیسی نہایت مضبوط و خوبصورت برسون تک کام دینے والی گارنٹی ۵ سال قیمت (۴؍) **کلائی پر باندہنے کی گہڑی** - معہ باندہنے کے پٹہ کے کہلے منہ - قد بہت سو خیانہ مشین نہایت مضبوط ٹہیک وقت دینے والی گارنٹی ۲ سال قیمت (۳؍) چاندی کی قیمت (۶؍) **پرچیدار فرشی گھنٹہ** جو چلنے مین برسون کی خبر لاتا ہے اس کے دروازے کا نقشہ و ڈائیل نہایت خوبصورت بیل بوٹے سے منقش چن رنگا نے کا گھنٹہ ہی لگا ہوا ہے مشین نہایت پائیدار سچا وقت دینے والی ایک مرتبہ چابی لگا دو آٹہ روز فرصت گارنٹی ۲ سال قیمت (۶؍) **نو ایجاد کو کو کلاک** اس کی تعریف کچہ نہ پوچہئے

ہر شخص اس کی تعریف سے اور ایسی ارزان قیمت کے دیکہنے سے ضرور حیران رہجاویگا - اس مین پورے گہنٹہ اور نصف گھنٹہ بجتے ہی ایک خوبصورت چڑیا اوپر کیجانب سے خود بخود کہڑکی کہول کر باہر نکل آتی ہے اور ایک نہایت سُریلی آواز سے اتنی مرتبہ گاتی ہے جتنی مرتبہ کے گھنٹہ بجتا ہے - یہ خود بخود غائب ہو جاتی ہے - گہنٹہ نہایت خوبصورت سو ہاتہی دانت سے بنا ہے اعلیٰ درجہ کے گارنٹی ۵ سال قیمت (۱۴؍) - مال بذریعہ وی پی یا نقد دام پر منگاؤ -

المشــــــــــتہر

کے - آر - چندرا اینڈ کو مرچنٹ - نہر سعادتخان دہلی -

کوک شاستر

مسمّی بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزارون مین انتخاب ہے اور بالخصوص نوجوانان مایوس العیش کی دستگیری و قیام تندرستی کیواسطے مجرب نسخہ کوشش بلیغ سے جمع کئے ہین جن کے عوض میں اہل دنیا مال کیا جان بہی قربان کرنے کو دریغ نہ کرینگے چہار باب مردون اور دو باب عورتون سے متعلق ہین معہ ۲۲ تصاویر

قیمت

فی جلد عہ

المشــــــــــتہر

بابو رام محلہ قانون گویان

مراد آباد

جاسوسون کی رپورٹین

خدیو مصر قسطنطنیہ پہونچے۔

اعلیحضرت سلطان المعظم نے محل یلدز مین خدیو مصر کی ضیافت کی۔ ترکی پریس ایک سرکاری خبر سے مظہر ہے کہ اس سفر سے خدیو مصر کی یہ غرض ہے کہ ایک ماتحت کے طور پر ظل اللہ سلطان المعظم کے حلقہ اطاعت مین داخل ہو ہم خدیو مصر کو اس پاک نیت پر مبارکباد دیتے ہین اور خدا کرے وہ ہمیشہ اعلیحضرت کی حمایت کا دم بھرتے رہین۔

زار روس نے مقام پیٹرہوف پر تبت کے مشن سے ملاقات کی۔ مشن کیطرف سے بہت سے بیش بہا تحفے ہز مجسٹی کے پیش کئے گئے اخبار ویدومو ستی افزا لکھتا ہے کہ روس گورنمنٹ تبت کو اپنی حفاظت مین لینے والا ہے۔

کارڈیف کے سابق ممبر مسٹر میک لین نے کارلٹن کلب مین استعفا داخل کردیا۔ مسٹر موصوف نے اپنی کنزرویٹو پارٹی سے مستعفی ہونیکی وجہ بتلائی ہے اور سر کیمبل بینرمین کا بہت گرمجوشی کے ساتھ شکریہ ادا کیا ہے۔

منچوریا مین فسادات کا از سر نو زور ہو رہا ہے۔ چینی باغیون نے دریائے یالو کو عبور کیا ہے مگر کوریا کی فوج نے انہین پسپا کردیا اور بارہ آدمیون کو ہلاک کیا۔

جزائر فلپائن کے باغیون کے جنرل بیلیسیر نے ایک ہزار آدمیون اور ۶۰۰ رائفلون کے ساتھ اتباع قبول کیا۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہین کہ یکم جولائی سے ابتک ۲۰ ڈچ مقتول، ۲۰ مجروح اور ۱۸۰ اسیر ہوئے ۱۸ نے ہماری اتباع قبول کی۔ اسکے علاوہ بہت سی گاڑیان۔ سامان رسد اور گولہ بارود ہمارے ہاتھ آیا۔

اخبار سٹانڈرڈ کو شنگہائی کے ایک تار سے مظہر ہے کہ ضلع کیانگسی مین بہت مہلک طغیانی ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۴ ہزار سے زیادہ باشندے غرقاب ہوگئے۔

ایک روسی رپورٹ مظہر ہے کہ تبت کا مشن کسی پولیٹکل غرض سے نہین آیا ہے بلکہ اوس کی غرض خاص مذہبی ہے۔

گزٹ مین لارڈ کچنر کا ۸ مئی کا ایک تارشہ چھپا ہے جس مین مارچ سے ابتک کی لڑائیون کا حال درج ہے۔ اس مین کوئی نئی بات نہین ہے۔ بہت سے افسرون کی تعریف کی گئی ہے جن مین سے اکثرون کو خطابات ملینگے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ حضور والیسرائے دورہ برہما سے وسط دسمبر مین کلکتہ واپس آئینگے۔

رائل انڈین مرین کا ایک جہاز اخیر اکتوبر سے ہز اکسلنسی کے کلکتہ واپس آنے تک ہز اکسلنسی کے اختیار مین ہوگا۔

کمانڈنٹ شیپرس نے ۲۰ سپاہیون کے ساتھ دو روز تک مونٹزبرگ پر قبضہ رکھا اور تمام بڑی بڑی عمارتون کو جلادیا اور بینک کا مال اپنے قبضہ مین لے لیا۔

مقام کریڈاک اور مڈلبرگ پر دو باغی بیلاک مع پہانسی پر لٹکائے گئے۔

اس ہفتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ قحط کے امدادی کام مین ہندوستان بھر مین ۵ لاکھ ۵۵ ہزار ۸۸۸ آدمی ہین۔ بہ نسبت سابق کے ۳ ہزار ۷۰۰ کی کمی ہوئی۔ بمبئی۔ سندھ۔ بمبئی احاطہ کی دیسی ریاستون۔ بڑودہ اور حیدرآباد مین ابتک قحط زدون کی زیادتی ہی ہے۔ اور دوسرے مقامون پر کمی ہوگئی اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہر جگہ بارش کی افراط ہے۔

اخبار سٹانڈرڈ کا نامہ نگار اوڈیسہ سے لکھتا ہے کہ سینٹ پیٹرس برگ مین یقینی طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جدید وزیر اس غرض سے پیکن جانے والا ہے کہ روس کی ترقی ممالک کی پالیسی جاری کردے۔ اس طریقہ سے کہ برلن اور لندن کیبینٹ کو رنج ہو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مدراس ہائیکورٹ کے کہلنے پر آنریبل مر بہاشیم آئینگر جج کے عہدہ پر آنہ سکینگے۔

لندن ٹائمز کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے رپورٹ کرتا ہے کہ خدیو مصر اسلئے حضور سلطان المعظم کی خدمت مین حاضر ہوئے ہین کہ اعلیحضرت کو مصر کے جوان ترکون کے متعلق خدیو مصر سے گفتگو کرنا تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ روزبری نے مسٹر اسکوتھ کے جلسہ ضیافت کی صدارت سے انکار کردیا اسلئے سر گرے اس جلسہ کے صدر ہونگے۔

لارڈ جارج ہملٹن نے گورنمنٹ ہند کے سفارش سے ہندوستانی فوج مین کپتان اور میجر کے عہدہ پر ترقی پانے کی مدت ۹ اور ۱۸ سال مقرر کی ہے۔

لارڈ میتھون کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۴ ماہ حال کی شب کو لارڈ ونڈور نے مقام اینسلبرگ پر ڈچون کے ایک کیمپ پر دفعتہً حملہ کرکے قبضہ کیا ۳۸ ڈچ قید ہوئے۔ گولہ بارود اور سامان رسد ہمارے ہاتھ لگا۔

ستارا کے ریلوے سٹیشن کے متصل ایک سخت حادثہ ہوا۔ ۷ کل ڈون ٹرین کے نیچے پندرہ گائین کچلکر مرگئین۔

شیلانگ مین ۵ جولائی کو علی الصباح بھاری زلزلہ محسوس ہوا۔ جون ۱۸۹۷ء کے بعد اسلیے زور کا زلزلہ ابتک نہ آیا تھا۔

میسور مین انفلوئنس طاعون پھر چمکا۔ یہان وارداتین ترقی پر ہین۔

مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر ہوشیارپور الزام زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند مین زیر تحقیقات ہین۔ (عام)

شہر آگرہ کی ضروری اصلاح پر حضور لاٹ صاحب غور کرین گے اور میونسپل حسابات کی اصلاح بھی کی جائیگی۔

مسٹر تھارنٹن کے ایام رخصت مین مسٹر پیرسی گرگ صاحب جوڈیشنل گورنمنٹ شمال مغرب و اودہ ہونگے۔

ڈھاکہ مین نواب صاحب بہادر کی فیاضی سے برقی روشنی جاری کرنیکا سامان بسرعت ہورہا ہے۔

مسٹر جبیل مشہور جج نواکھالی کے مقدمہ کی بابت گورنمنٹ ہند کی رپورٹ کے کاغذات ولایت کو بھیجدیے گئے۔

عدن مین گورہ فوج کی سالم پلٹن رکھنا قرار پایا اسکی بارکون کیلئے ۸ لاکھ ۵۰ ہزار منظور ہوا۔

حیدرآباد نظام مین حجاز ریلوے کا چندہ ۱۵ ہزار جمع ہوا۔

مغل سرائے سے ہوڑہ (کلکتہ) تک براہ راست سلسلہ ریلوے کی بابت شملہ مین آخری غور ہورہا ہے۔ ضروری ہے۔

رنگون کے دیسی اخبار برما ٹائمز کو بجرم شائع کرنے ایک نقش جیسی کے ایک ماہ قید سخت کی سزا ملی۔

مقدمہ بلوہ مہاراج نگر مین ۲۳ ملزمین مین ۲۳ سزایاب ہوئے ۲ سے ۱۸ ماہ تک قید مین ہوئین۔

عالیجناب سر آغا سلطان خانصاحب نے ڈفرن فنڈ کی شاخ بمبئی کو پانچ ہزار روپیہ عطا کیا۔

جبلپور مین ایک برہمن کنسٹبل پولیس نے قواعد کرتے ہوئے کرنل انسٹر کو مار گیا۔ قاتل زیر علاج ہے۔ مقتول ۹۸ وین پلٹن بمبئی کا ملٹری پنشنر تھا۔ مقدمہ قائم ہوگا۔

ایک مقتول ماگلزار جبلپور سے سیہورہ کو جاتا تھا راستے مین قتل کیا گیا۔ اور ۱۹۰۰ کا مال تہا وہ لٹ گیا۔

ہند مین قحط زدون کی تعداد گذشتہ پچھلے ہفتے ۲۵ ہزار ۲ سو ۶۷ بڑہ گئی۔ کل قحط زدہ پانچ لاکھ ۸۰ ہزار ۵ سو ۳ ہین۔

دہلی۔ حاذق الملک حکیم محمد عبدالمجید خانصاحب نے ۱۸ جولائی بوقت سوا سات بجے انتقال فرمایا۔

رنگون کے مقدمہ پیگوڈہ مین چیفکورٹ نے ۶ ماہ کی سزا جابہ کرکے مجرم کو چھوڑدیا کیونکہ بھگت چکا تھا۔

ایک سب انسپکٹر مدارس حلقہ کشن گنج پر فوجداری مقدمہ قائم ہوا۔ فرضی مدارس کے انعام خورد برد کرگیا۔

جمالپور (مونگیر) اور رامپور ہاٹ (بیربھوم) مین چھوت سے لگنے والی بیماریون کی ہسپتال قائم کرنیکا حکم ہوا۔

پونا مین زنانہ تعلیم کیلئے وظائف قائم ہوئے بیاہی عورتون کی تعلیم کے متعلق بھی ایک تجویز قرار پائی ہے۔

سواحل ہند کی حفاظت کے لئے خاص دیسی جوانون کے تلنگی توپخانے قائم کرنے کی صلاح ہے۔

بمبئی مین پچھلے سال زہر خورانی کی ۳۸۷ وارداتین ہوئین سنکھیا سے ۸۰ اور افیون سے [illegible] مرے وغیرہ وغیرہ۔

بندرگاہ کوچین سمندر کو عمیق کرنا منظور ہے اسکے لئے ۸ لاکھ کا ضروری خرچ قرار پایا۔

گورکھپور مین گورکھا رنگروٹون کیلئے ایک خاص ہسپتال بنانیکو ساڑھے سات ہزار منظور کیا گیا۔

سررشتہ آرڈیننس کے کام کو ۳۰۰ خچر ہند مین ہر سال خریدے جاتے ہین قیمت فی ۳۸۹ روپیہ۔ عمر ۳ تا ۹ سال۔

گورہ فوجون مین باورچی کا کام خود سپاہیون سے کرانے لگے۔ دیسی باورچی رخصت ہورہے ہین۔

ٹون ہال شملہ مین ۳ جولائی کو مستری امداد کیلئے حضور لیڈی ہیگ صاحبہ نے مینا بازار کھولا۔

کلکتہ مین سپین کا کانسل گاڑی سے گرپڑا ایسا مجروح ہوا کہ ہسپتال مین جانبر نہین ہوسکا۔

حضور نواب صاحب رامپور افسوس کہ بیمار ہین بغرض علاج ڈاکٹری بریلی مین تشریف لائے۔

میرٹھ مین شیخ ضیاء الحق کے محکمے ۱۴ ہزار کے غبن اپیل کرنے پر ۴ برس کی قید کا حکم ہے۔

نوشہرہ درگائی ریلوے کے متعلق کابل ندی پل بن جانے پر کیمبلپور کا حرکتی کالم فوج توڑ دیا جائیگا۔

ہندی روپیہ کیلئے شاہ قیصر کے چہرہ کے جدید سکہ کا نمونہ تیار و پسند کیا گیا۔ ولایت کو بغرض منظوری بھیجا گیا ہے۔

مہاراجہ صاحب بلرامپور حسب مشورہ تعلقداران کے انتظام ریاست مین خاص اصلاحین فرمانا چاہتے ہین۔

ہندوستان سے ۱۰۰ اور ۲۰ ویٹرنری اسسٹنٹ اور ۳۰ نعلبند کیپ ٹاؤن کو بھیجے جائینگے۔ جنوبی افریقہ مین ضرورت ہے۔

طاعونی شمار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۷ جولائی	۵	۱۴	۹۰
۸ "	۱۱	۷	۸۳
۹ "	۱۷	۱۲	۱۲۳
۱۰ "	۹	۱۰	۱۰۰
۱۱ "	۱۴	۲۳	۱۰۰
۱۲ "	۶	۱۸	۱۰۴
۱۳ "	۱۵	۹	۹۹

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا